HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

غزوۂ حنین سے متعلق واقعات اور سیرت کے مسائل کا منتخب اُردو تفاسیر کی روشنی میں تقابلی جائزہ

(تفسیر انوار البیان اور تفسیر تبیان القرآن)

A Comparative Analysis of Events Related to Hunain's Campaign and Biographical Issues in the Light of Selected Urdu Interpretations. (Tafsir Anwar al-Bayan and Tafsir al-Tabayan al-Qur'an)

☆زینت پروین

پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ علومِ اسلامیہ، قرطبہ یونیورسٹی پشاور

☆☆پروفیسر ڈاکٹر ضیاء اللہ الازہری

پروفیسر، شعبہ علومِ اسلامیہ، قرطبہ یونیورسٹی پشاور

Abstract

The Holy Qur'an has described many events and issues in the life of Prophet Muhammad (peace be upon him) in different ways, for example: the Prophet's mission (peace be upon him), holding the Qibla, the incident of Mubahlah, battles including the Battle of Badr, the Battle of Uhud, the Battle of the Trench, the Battle of Hunain, the Battle of Tabuk, the Battle of Banunazir, etc., the incident of Ghar-e-Thawr, the incident of Masjid Zarrar, the incident of Afik, the incident of Gharaniq, the domination of Rome, Tabni Zayd bin Haritha, the wives of Mutharat, the Peace of Hudaybiyyah, the pledge of allegiance to Rizwan, the incident of Hatib bin Abi Balta'ah, the incident of Tahrim, The incident of Abdullah bin Umm Maktoum, the incident of Shaq-e-Sadr and the incident of Sahar etc. These events and issues have been discussed by commentators, muhaddithians and biographers and have explained them in their own way according to their ability. In this regard, Maulana Muhammad Ashiq Elahi (died: 2002, Deoband school of thought) and Allama Ghulam Rasool Saeedi (died: 2016, Barelvi school of thought) have mentioned these events and issues of biography in their respective interpretations. This research paper In both the above-mentioned interpretations, I have researched and analyzed the events related to the Hunain invasion.

Keyword's: Quranic events, Prophet Muhammad's life, Maulana Muhammad Ashiq Elahi, Allama Ghulam Rasool Saeedi, interpretation, Battle of Hunain.

تعارف

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی روحانی حاجات کو پورا کرنے کے لئے انبیاء کرام کا سلسلہ جاری فرمایا اور انہیں وحی کے ذریعے رہنمائی عطا فرمائی۔ رسول اللہ (ﷺ) انبیاء کرام کے اس سلسلے کی آخری کڑی ہیں۔ اللہ پاک نے تقریباً تئیس سال کے عرصے میں آپؐ پر اپنی آخری کتابِ ہدایت قرآن پاک نازل فرمائی۔ قرآن مجید اسلام کی نظری جبکہ آپؐ کی سیرتِ طیبہ اس کی عملی شکل ہے۔ ام المؤمنین عائشہؓ سے پوچھا گیا کہ محمد (ﷺ) کے اخلاق کیسے تھے؟ انھوں نے جواب دیا کہ: «كَانَ خُلُقُهُ الْقُرْآنَ»[1] "قرآن مجید ہی رسول اللہ (ﷺ) کے اخلاق ہے"۔

قرآن مجید نے جابجا محمد (ﷺ) کے سیرت طیبہ کی بہت سے واقعات اور مسائل مختلف انداز میں بیان کئے ہیں مثلاً: بعثتِ نبوی (ﷺ)، تحویلِ قبلہ، واقعہ مباہلہ، غزوات جن میں غزوہ بدر، غزوہ احد، غزوہ خندق، غزوہ حنین، غزوہ تبوک، غزوہ بنو نضیر وغیرہ، واقعہ غارِ ثور، واقعہ مسجد ضرار، واقعہ افک، واقعہ غرانیق، غلبہ روم، تبنیٰ زید بن حارثہ، ازواجِ مطہرات، صلح حدیبیہ، بیعتِ رضوان، واقعہ حاطب بن ابی بلتعہؓ، واقعہ تحریم، واقعہ عبد اللہ بن ام مکتوم، واقعہ شقِ صدر اور واقعہ سحر وغیرہ۔

ان واقعات اور مسائل کو مفسرین، محدثین اور سیرت نگاروں نے موضوع بحث بنایا ہے اور اپنے اپنے انداز میں اپنی استطاعت کے مطابق ان کی وضاحتیں کی ہیں۔ اس ضمن میں مولانا محمد عاشق الٰہیؒ (متوفی: 2002ء۔ دیوبند مکتب فکر) اور علامہ غلام رسول سعیدیؒ (متوفی: 2016 بریلوی

---

[1] بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل، خلق افعال العباد، دار المعارف سعودیہ، ریاض، بلا سن، ج 1، ص 87

مکتب فکر) نے اپنی اپنی تفاسیر میں ان واقعات اور مسائل سیرت [2] کا تذکرہ کیا ہے۔اس تحقیقی مقالہ میں مذکورہ دونوں تفاسیر میں غزوۂ حُنین سے متعلق واقعات وسیرت کو یکجا کرکے ان کی تحقیق و تخریج کی ہے۔

مبحثِ اول: تفسیر انوار البیان میں غزوۂ حُنین کا تحقیقی جائزہ

﴿لَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ فِيْ مَوَاطِنَ كَثِيْرَةٍ ۙ وَّ يَوْمَ حُنَيْنٍ ۙ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ فَلَمْ تُغْنِ عَنْكُمْ شَيْـًٔا وَّ ضَاقَتْ عَلَيْكُمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ ثُمَّ وَلَّيْتُمْ مُّدْبِرِيْنَ - ثُمَّ اَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَاَنْزَلَ جُنُوْدًا لَّمْ تَرَوْهَا وَ عَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَ ذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ - ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾

”مدد کرچکا ہے اللہ تمہاری بہت میدانوں میں اور حنین کے دن، جب خوش ہوئے تم اپنی کثرت پر پھر وہ کچھ کام نہ آئی تمہارے اور تنگ ہوگئی تم پر زمین باوجود اپنی فراخی کے پھر ہٹ گئے تم پیٹھ دے کر، پھر اتاری اللہ نے اپنی طرف سے تسکین اپنے رسول پر اور ایمان والوں پر اور اتاریں فوجیں کہ جن کو تم نے نہیں دیکھا اور عذاب دیا کافروں کو اور یہی سزا ہے منکروں کی پھر توبہ نصیب کرے گا اللہ اس کے بعد جسکو چاہے، اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے“۔

غزوۂ حنین میں مسلمانوں کا کثرت پر گھمنڈ ہونا اور اس کی وجہ سے اولاً شکست کھا کر بھاگنا پھر اللہ تعالیٰ کا مدد فرمانا

ان آیات میں اول تو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو خطاب کرکے یہ فرمایا ہے کہ اللہ نے بہت سے مواقع میں تمہاری مدد فرمائی پھر خصوصیت کے ساتھ غزوۂ حنین میں مدد فرمانے کا واقعہ یاد دلایا حنین (ح ن ی ن) مکہ معظمہ اور طائف کے درمیان ایک جگہ ہے مکہ فتح ہونے کے بعد رسول اللہ (ﷺ) بنی ہوازن کی طرف تشریف لے گئے۔ حضور اقدس (ﷺ) کے ساتھ بہت بڑی جماعت تھی بعض صحابہؓ کے منہ سے نکل گیا کہ آج ہم کمی کی وجہ سے مغلوب نہیں ہوسکتے۔ اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ مسلمانوں کو اول شکست ہوئی اور بہت زیادہ پریشانی ہوئی اور چند افراد کے علاوہ سب لوگ بھاگ کھڑے ہوئے۔ بعد میں اللہ تعالیٰ نے فتح نصیب فرمائی۔

غزوۂ حنین کا مفصل واقعہ

اس واقعہ کی تفصیل اس طرح سے ہے کہ جب قبیلہ ہوازن کو یہ معلوم ہوا کہ رسول اللہ (ﷺ) نے مکہ فتح کرلیا ہے تو مالک بن عوف نصری نے جو ان کا سردار تھا بنی ہوازن کو جمع کیا ان کے ساتھ بنو ثقیف، بنو نصر، بنو جشم، بنو سعد بن بکر اور کچھ بنی ہلال میں سے جمع ہوگئے ان لوگوں کا ارادہ تھا کہ رسول اللہ (ﷺ) سے قتال کریں، ان کے ارادوں کی خبر ملنے پر جب آپؐ نے ان کی طرف تشریف لے جانے کا ارادہ کرلیا تو مالک بن عوف نے اپنی جمعیت اور اپنے اموال اور عورتوں اور بچوں کو مقام حنین میں جمع کردیا۔ رسول اللہ (ﷺ) نے حضرت عبداللہ بن ابی حدردؓ کو ان کی خبر لینے کے لئے بھیجا اور فرمایا کہ تم اندر جا کر رہو اور صحیح حال معلوم کرکے ان کی خبر لے آؤ۔ حضرت عبداللہ بن ابی حدردؓ تشریف لے گئے اور ان میں داخل ہو کر ان کی خبریں لیں۔ اور حالات معلوم کئے۔ پھر رسول اللہ (ﷺ) کو صورت حال سے باخبر کیا اور بتایا کہ ان لوگوں کی نیت جنگ کرنے کی ہے۔ آپؐ نے مکہ معظمہ سے جب ان سے مقابلہ کے لیے سفر شروع فرمایا تھا تو آپؐ کے ساتھ دس ہزار افراد تو وہ تھے جو مکہ کے لئے مدینہ منورہ سے ہمراہ آئے تھے اور دو ہزار آدمی مزید اہل مکہ میں سے ساتھ ہوگئے تھے۔ حضرت سہل بن حنظلہ نے بیان کیا کہ ہم رسول (ﷺ) کے ساتھ چل رہے تھے اسی اثنا میں نماز ظہر کا وقت آگیا اس وقت ایک گھڑسوار آدمی آیا اس نے کہا کہ یا رسول اللہ (ﷺ) میں

[2] لفظ "سیرت" کے معنی چلنا، پھرنا، جانا، عمل کرنا، سفر کرنا، طریقہ، سنت اور کردار وغیرہ کے ہیں جبکہ اصطلاحاً اس سے مراد کسی شخص کی زندگی اور کردار ہیں۔ صلاح الدین ثانی، سیرت نگاری، مکتبہ یادگارِ شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانیؒ، اورنگی ٹاؤن، کراچی، 1424ھ / 2003ء، ص 10

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

آپؐ کے آگے چلا گیا تھا فلاں فلاں پہاڑ پر چڑھ گیا تو میں نے دیکھا کہ بنی ہوازن سب کے سب اپنی عورتیں اور اپنے اموال اور اپنی بکریوں کو لے کر حنین میں جمع ہو گئے ہیں آپؐ نے مسکرا کر فرمایا ان شاء اللہ کل کو یہ سب مسلمانوں کے مال غنیمت ہوں گے۔ آنے والی رات میں حضرت انسؓ بن ابی مرثدؓ نے چوکیداری کرتے رہے اور اِدھر اُدھر مختلف گھاٹیوں میں گھوڑے پر سوار ہو کر پھرتے رہے تا کہ دشمن کی خبر رکھیں۔[3]

جب صبح ہوئی تو مسلمانوں کے لشکر اور بنی ہوازن کی جمعیت کا مقابلہ شروع ہوا یہ پہلے لکھا جا چکا ہے کہ بعض مسلمانوں کی زبان سے یہ بات نکل گئی تھی کہ اس وقت ہماری تعداد بہت سے افراد کی کمی کی وجہ سے شکست نہیں کھائیں گے۔ بنی ہوازن کے لوگ تیر اندازی میں بہت ماہر تھے انہوں نے تیر اندازی شروع کی تو مسلمان پشت پھیر کر بھاگ لئے۔ دشمن کے مقابلہ میں صرف رسولؐ اور آپؐ کے ساتھ چند افراد رہ گئے تھے جن میں حضرت ابو بکرؓ، حضرت عمرؓ، حضرت علیؓ، حضرت عباسؓ بھی تھے آپؐ برابر پکارتے رہے:

"أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوا إِلَيَّ أَنَا رَسُولُ اللَّهِ، أَنَا رَسُولُ اللَّهِ أَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عبد الله "[4]

"اے لوگو! میری طرف آجاؤ میں محمد عبد اللہ کا بیٹا رسولِ خدا ہوں"۔

اس موقعہ پر رسول اللہ (ﷺ) کو سفید خچر پر سوار تھے اور بطور رجزیہ پڑھ رہے تھے:

«أَنَا النَّبِيُّ لَا كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ »[5]

"میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کی اولاد ہوں"۔

اس موقعہ پر آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی اور عرض کیا:

«اللهُمَّ نَزِّلْ نَصْرَكَ»[6]

"اے اللہ اپنی مدد نازل فرما"۔

آپؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا کہ لوگوں کو پکارو کہ اے انصار کی جماعت! اِدھر آؤ۔ اے صحابہ شجرہ (جنھوں نے حدیبیہ میں درخت کے نیچے بیعت لی تھی)! ادھر آؤ۔ یہ حضرات آواز سن کر لبیک کہتے رہے اور رسول اللہ (ﷺ) کی خدمت میں حاضر ہوتے رہے۔ یہاں تک کہ سو آدمی جمع ہو گئے اور دوبارہ جنگ شروع ہوئی رسول اللہ (ﷺ) نے کنکریوں کی ایک مٹھی بھر کر مشرکین کی طرف پھینک دی اور فرمایا:

"شَاهَتِ الْوُجُوهُ"[7]

"ان کی صورتیں بگڑ جائیں"۔

اللہ کا کرنا ایسا ہوا کہ یہ کنکریاں دشمنوں کی آنکھوں میں پڑ گئیں اور ان میں کوئی بھی ایسا باقی نہ رہا جس کی آنکھ میں مٹی نہ پڑی ہو۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ بنی ہوازن اور ان کے ساتھ جمع ہونے والے قبائل کو شکست ہوئی۔ ان میں بہت سے مقتول ہوئے اور بڑی تعداد میں قید کر کے

---

[3] ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ج4، ص370

[4] ایضاً، ص373

[5] مسلم، صحیح مسلم، ج3، ص1401، رقم الحدیث:1776۔ فراہیدی، ابو عبد الرحمٰن الخلیل بن احمد، کتاب العین، مکتبۃ الہلال، بلا سن، ج6، ص65۔ راغب اصفہانی، ابو القاسم الحسین بن محمد، محاضرات الادباء و محاورات الشعراء والبلغاء، شرکۃ دار الارقم بن ابی الارقم، بیروت، 1420ھ/1999ء، ج1، ص121

[6] مسلم، صحیح مسلم، ج3، ص1401، رقم الحدیث:1776

[7] ابن ابی شیبہ، مصنف ابن ابی شیبہ، ج7، ص419، رقم الحدیث:36998

خدمت عالی میں حاضر کئے گئے جن کی مشکیں بندھی ہوئی تھیں۔ ان لوگوں کے اموال اور عورتیں اور آل اولاد سب مسلمانوں کو بطور مال غنیمت مل گئے۔ (جیسا کہ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا تھا کہ ان کے اموال انشاء اللہ کل کو مسلمانوں کے لئے مال غنیمت ہوں گے)

جن لوگوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول نہیں کیا تھا یوں ہی ساتھ چلے آئے تھے انہوں نے جب اللہ کی مدد دیکھی تو اس موقعہ پر اسلام قبول کر لیا۔ جب اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ (ﷺ) کو فتح یابی نصیب فرمائی تو آپؐ نے مال غنیمت کو (جس میں اونٹ، بکریاں اور غلام باندیاں سبھی تھے۔) مقام جعرانہ پر لے جانے کا حکم فرمایا اور فرمایا کہ وہاں لے جا کر سب جمع کر دیئے جائیں اور حضرت مسعود بن عمرو انصاریؓ کو ان اموال کو لے جانے کا ذمہ دار بنا دیا۔[8]

مقام اوطاس میں مشرکین سے مقابلہ اور ان کی شکست

اس کے بعد میدان سے بھاگنے والے دشمنوں کی ایک جماعت نے مقام اوطاس پر پڑاؤ ڈالا، اندازہ تھا کہ یہ لوگ جنگ کریں گے رسول اللہ (ﷺ) نے ان کے مقابلہ کے لئے حضرت ابو عامرؓ کو بھیجا، ان سے جنگ ہوئی تو ان پر غلبہ پا لیا۔ لیکن حضرت ابو عامرؓ وہیں شہید ہو گئے ان کے بعد ان کے چچازاد بھائی حضرت ابو موسیٰؓ نے جھنڈا سنبھالا اور قتال کیا اللہ تعالیٰ نے فتح یابی نصیب فرمائی اور انہی کے ہاتھوں وہ شخص مقتول ہوا جس نے حضرت ابو عامرؓ کو شہید کیا تھا۔ جنگ اوطاس کے موقعہ پر بھی مال غنیمت ملا جن میں مشرکین کی بہت سی عورتیں بھی تھیں۔[9]

طائف ان کا محاصرہ پھر وہاں سے واپسی

غزوۂ حنین سے فارغ ہو کر رسول (ﷺ) طائف کی طرف روانہ ہوئے وہاں مالک بن عوف بنی ہوازن کا سردار اور اس کے ساتھی اور دوسرے لوگ قلعہ بند ہو گئے تھے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے چوبیس دن اور ایک روایت کے مطابق سترہ دن کا محاصرہ کیا قلعہ کے اندر رہتے ہوئے وہ لوگ تیر پھینکتے رہے اور باہر نہیں آئے۔ مسلمانوں میں بہت سے لوگ زخمی ہو گئے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے منجنیق استعمال فرمائی اور اس کے ذریعہ قلعہ کے اندر پتھر پھینکے (یہ اس زمانہ میں پتھر پھینکنے کا ایک آلہ تھا، دور حاضر کی توپ اس کی ترقی یافتہ ایک شکل ہے)۔ واقدی کا بیان ہے کہ حضرت سلمان فارسیؓ نے اپنے ہاتھ سے منجنیق بنائی تھی اور استعمال کرنے کا مشورہ دیا تھا۔[10] جب فتح یابی کی کوئی صورت نہ بنی تو رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا کہ ہم کل واپس ہو جائیں گے۔ چنانچہ آپؐ اگلے دن وہاں سے واپس ہو گئے اور چلتے وقت یوں دعا کی:

"اے ربِ کائنات! ان کو ہدایت یافتہ بنا اور ہمارے لئے تو یہی کافی ہو جانا (کہ میں ان سے نبٹنا نہ پڑے"۔[11]

اللہ تعالیٰ نے آپؐ کی دعا قبول فرمائی اور بنی ثقیف کا وفد (جو طائف کے رہنے والے تھے) آئندہ سال رمضان المبارک میں مدینہ منورہ میں حاضر ہوا اور اسلام قبول کیا اور پورا قبیلہ مسلمان ہو گیا (یاد رہے کہ طائف والے وہی تھے جنہوں نے نبی کریم (ﷺ) کو زخمی کیا تھا۔ پھر بھی آپؐ انہیں ہدایت کی دعا دے کر تشریف لے آئے۔)[12]

---

[8] ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ج4، ص385

[9] ایضاً، ص388

[10] واقدی، مغازی، ج3، ص927

[11] بیہقی، دلائل النبوۃ، ج5، ص163

[12] اصبہانی، ابو نعیم احمد بن عبد اللہ بن احمد، دلائل النبوۃ، دار النفائس، بیروت، 1406ھ/1986ء، ص465

حرف و سخن
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

جعرانہ میں تقسیم غنائم

آپؐ طائف سے واپس ہوئے تو مقام جعرانہ میں پہنچے آپؐ کے ساتھ مسلمانوں کا لشکر عظیم تھا۔ وہاں پہلے غنیمت کے اموال بھیج دیئے گئے تھے جن میں بنی ہوازن کے قیدی بھی تھے ان قیدیوں کی تعداد چھ ہزار تھی جن میں بچے اور عورتیں بھی تھیں اور بہت بھاری تعداد میں اونٹ بھی تھے اور بکریاں بھی تھیں۔ آپؐ نے ان کو اپنے لشکر میں تقسیم فرمادیا۔ پھر ان کی درخواست پر غانمین سے اجازت لے کر ان کے قیدی واپس کر دیئے کیونکہ بنی ہوازن نے اسلام قبول کر کے اس کی درخواست کی تھی۔[13]

جیسا کہ پہلے عرض کیا گیا مالک بن عوف جو بنی ہوازن کا سردار تھا وہ طائف میں قلعہ بند ہو گیا تھا۔ آپؐ نے اس کو خبر بھیجی کہ اگر اسلام قبول کر کے میرے پاس آجائے تو اس کے کنبہ کے لوگ اور اس کا مال واپس کر دوں گا اور اس کو سو اونٹ بھی دے دوں گا جب مالک بن عوف کو یہ بات پہنچی تو اس نے اسلام قبول کر لیا اور نبی کریم (ﷺ) نے اپنے وعدہ کے مطابق اس کے اہل و عیال واپس کر دیئے اور سو اونٹ بھی عنایت فرمادیئے اس کے بعد رسول اللہ (ﷺ) نے جعرانہ سے عمرہ کا احرام باندھا اور مکہ معظمہ پہنچ کر عمرہ ادا کیا پھر مدینہ منورہ عافیت اور سلامتی کے ساتھ تشریف لے آئے۔

حنین میں فرشتوں کا نزول

مسلمانوں کو اول شکست ہوئی اور ایسی شکست ہوئی کہ زمین ان کے لئے تنگ ہو گئی اور سبب اس کا وہی ہوا کہ بعض مسلمانوں نے یہ کہہ دیا کہ آج تو ہم تعداد میں بہت زیادہ ہیں شکست کا احتمال ہی نہیں۔ پھر اللہ تعالی نے مدد فرمائی اور رسول اللہ (ﷺ) پر سکینہ نازل فرمائی جس کی وجہ سے آپؐ خوب زیادہ اطمینان اور سکون قلب کے ساتھ بلاخوف وخطر اپنے خچر پر سوار رہے اور صحابہؓ پر بھی سکینت نازل فرمائی اور سکون واطمینان کے ساتھ دوبارہ جنگ کرنے لگے جس سے دشمنوں نے شکست کھائی۔ قرآن مجید میں غزوۂ حنین کا ذکر کرتے ہوئے: ﴿وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا﴾ بھی فرمایا "اور اللہ نے لشکر اتارے جنہیں تم نے نہیں دیکھا" صاحب معالم التنزیل فرماتے ہیں:

" الْمَلَائِكَةَ. قِيلَ: لَا لِلْقِتَالِ وَلَكِنْ لِتَجْبِينِ الْكُفَّارِ وَتَشْجِيعِ الْمُسْلِمِينَ، لِأَنَّهُ يُرْوَى أَنَّ الْمَلَائِكَةَ لَمْ يُقَاتِلُوا إِلَّا يَوْمَ بَدْرٍ "[14]

"فرشتے کہا گیا: لڑنا نہیں، بلکہ کفار کو جواب دینا اور مسلمانوں کی حوصلہ افزائی کرنا، کیونکہ روایت ہے کہ فرشتے ایک دن تک نہیں لڑتے تھے"۔

اس بارے میں کہا جاتا ہے کہ فرشتے جنگ کرنے کے لئے نہیں بلکہ کافروں کو بزدلی اور مسلمانوں کو دلیر بنانے کے لیے نازل کئے گئے تھے، کیونکہ یہ بات روایت کی جاتی ہے کہ فرشتوں نے بدر کے موقعہ کے علاوہ اور کسی موقعہ پر قتال میں حصہ نہیں لیا۔ صاحب روح المعانی نے بھی ﴿وَأَنْزَلَ جُنُودًا لَمْ تَرَوْهَا﴾ کی تفسیر فرشتوں سے کی ہے اور لکھا ہے کہ: "جمہور نے اسی کو اختیار کیا ہے کہ فرشتوں نے بدر کے علاوہ کسی اور موقعہ پر قتال نہیں کیا وہ مؤمنین کے قلوب کی تقویت کے لئے اور مشرکین کے قلوب میں رعب ڈالنے کے لیے آئے تھے۔ پھر ایک قول یہ ذکر کیا ہے کہ انہوں نے لڑائی بھی کی لیکن اخیر میں لکھا ہے کہ "وليس له سند يعول عليه" یعنی اس کی کوئی سند معتمد نہیں ہے"۔[15]

---

[13] ابن کثیر، البدایۃ والنہایۃ، ج4، ص377

[14] بغوی، معالم التنزیل (تفسیر بغوی)، سورۃ التوبہ: 26، ج2، ص333

[15] آلوسی، روح المعانی (تفسیر آلوسی)، سورۃ التوبہ: 26، ج5، ص268

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

فرشتوں کے اتارنے کا ذکر فرمانے کے بعد فرمایا﴿وَعَذَّبَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾"کہ اللہ نے کافروں کو عذاب دیا"جو مقتول ہوئے اور قیدی بنے)﴿وَذٰلِكَ جَزَآءُ الْكٰفِرِيْنَ﴾"اور یہ کافروں کی سزا ہے"۔(جو دنیا میں ہیں) اور آخرت میں جو سزا ہے وہ دنیاوی سزا کے علاوہ ہے جو کفر پر مرے گا وہاں دائمی عذاب میں مبتلا ہوگا۔ آخر میں فرمایا﴿ثُمَّ يَتُوْبُ اللّٰهُ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ عَلٰى مَنْ يَّشَآءُ وَ اللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾"پھر توبہ قبول کرے اللہ بعد اس کے جس کو چاہے اور اللہ معاف کرنے والا مہربان ہے"۔

جو کافر مقتول ہو جائیں وہ تو دنیا کا عذاب یہیں چکھ لیتے ہیں اور آخرت کے دائمی عذاب کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔ لیکن جو لوگ قتل سے بچ جائیں اللہ تعالیٰ ان میں سے جس کو چاہے توبہ کی توفیق دے دیتا ہے جو کفر چھوڑ کر اسلام میں داخل ہو جاتا ہے۔ انہیں میں سے ایک مالک بن عوف تھا جو بہت بڑی جمعیت لے کر مقابلہ کے لئے حنین میں آیا تھا۔ جب شکست ہوئی تو طائف جا کر قلعہ بند ہو گیا لیکن نبی سرور عالم(ﷺ) کا پیغام پہنچنے پر واپس آیا اور مسلمان ہو گیا آپؐ نے اس کو اس کی قوم پر عامل بھی بنا دیا۔ نیز اور بھی بہت سے بنی ہوازن کے لوگ مسلمان ہوئے جس جن میں قتل ہونے سے بچ گئے تھے۔ طائف میں جا کر محاصرہ فرمایا پھر محاصرہ کے بعد واپس تشریف لے آئے بعد میں وہ لوگ بھی مسلمان ہو گئے۔ اسلام کے بڑے بڑے دشمنوں نے اسلام قبول کیا اور مستحق جنت ہوئے۔ زمانۂ کفر میں جو کچھ کیا تھا اللہ تعالیٰ نے سب معاف فرما دیا۔

مالک بن عوف نے اسلام قبول کر کے رسول اللہ (ﷺ) کی صفت بیان کرتے ہوئے چند اشعار کہے اہل علم کی دلچسپی کے لئے نقل کئے جاتے ہیں:

ما إن رأيت ولا سمعت بمثله ... ... في الناس كلّهم بمثل محمّد

أوفى وأعطى للجزيل إذا اجتدى . ... ومتى تشأ يخبرك عمّا في غد

وإذا الكتيبة عرّدت أنيابها .. .. بالسّمهريّ وضرب كلّ مهنّد

فكأنه ليث على أشباله .. .. وسط الهباءة خادر في مرصد[16]

"میں نے تمام لوگوں میں محمد رسول اللہ (ﷺ) جیسا نہ دیکھا نہ سنا۔ خوب زیادہ مال کثیر دینے والا جب کہ وہ سخاوت کرے اور جب تو چاہے تو تجھے اس بات کی خبر دیدے جو کل ہونے والی ہے(وہ جو آپؐ نے فرمایا تھا کہ بنی ہوزان کے مال کل انشاءاللہ مسلمانوں کے لئے مال غنیمت ہوں گے اس کی طرف اشارہ ہے) اور جب لشکر اپنے دانتوں کو پیسنے لگے نیزوں کے ساتھ اور تلوار استعمال کر لی جائے۔ تو گویا وہ شیر ہے اپنے بچوں کی نگرانی) بر غبار کے درمیان ہر گھات کی جگہ میں"۔[17]

مبحثِ دوم: تفسیر تبیان القرآن میں غزوۂ حُنین کا تحقیقی جائزہ

"اللہ اس سے پہلے بہت سے مواقع پر تمہاری مدد کر چکا ہے۔ ابھی غزوۂ حُنین کے روز (اُس کی دستگیری کی شان تم دیکھ چکے ہو)۔ اس روز تمہیں اپنی کثرتِ تعداد کا غرّہ تھا مگر وہ تمہارے کچھ کام نہ آئی اور زمین اپنی وسعت کے باوجود تم پر تنگ ہو گئی اور تم پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے۔ پھر اللہ نے اپنی سکینت اپنے رسول پر اور مومنین پر نازل فرمائی اور وہ لشکر اتارے جو تم کو نظر نہ آتے تھے اور منکرین حق کو سزا دی کہ یہی بدلہ ہے اُن لوگوں کے لیے جو حق کا انکار کریں۔ (تم یہ بھی دیکھ چکے ہو

[16] نویری، شہاب الدین احمد بن عبد الوہاب بن محمد، نہایۃ الارب فی فنون الادب، دارالکتب والوثائق القومیہ، قاہرہ، 1423ھ/2002ء، ج17، ص345

[17] ان اشعار کو حافظ ابن کثیر نے البدایہ والنہایہ میں ذکر کیا ہے، الخادر اس شیر کو کہتے ہیں جو اپنی کچھار میں چھپا ہو۔ ابن کثیر، البدایۃ والنہایہ، ج4، ص414

کہ)اس طرح سزا دینے کے بعد اللہ جس کو چاہتا ہے توبہ کی توفیق بھی بخش دیتا ہے، اللہ درگزر کرنے والا اور رحم فرمانے والا ہے"

آیات سابقہ سے ارتباط

اس سے پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا تھا کہ مسلمانوں پر یہ واجب ہے کہ وہ اپنے مشرک باپ، بیٹوں، بھائیوں بیویوں اور قریبی رشتہ داروں سے احتراز کریں اور اپنے اموال، تجارت، مکانوں اور کاروبار کو دین کے مفاد کے لیے ترک کردیں اور چونکہ یہ امر طبعی طور پر مسلمانوں کے لیے مشکل اور دشوار تھا، اس لیے اللہ تعالیٰ نے غزوۂ حنین کی مثال سے یہ بیان فرمایا کہ جو شخص دین کی خاطر دنیا کو ترک کردے تو اللہ تعالیٰ اس کو دنیاوی مطلوب بھی عطا فرماتا ہے، کیونکہ غزوۂ حنین میں جب مسلمانوں نے اپنی کثرت پر اعتماد اور بھروسہ کیا تو وہ شکست کھا گئے، پھر جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کی طرف گڑگڑا کر رجوع کیا تو انہوں نے کفار کے لشکر کو شکست دے دی اور کافی مال غنیمت ان کے ہاتھ آیا اس سے معلوم ہوا کہ جب انسان دنیا پر اعتماد کرتا ہے تو دین اور دنیا دونوں اس کے ہاتھ سے جاتے رہتے ہیں اور جب وہ اللہ پر بھروسہ کرتا ہے اور دین کو دنیا پر ترجیح دیتا ہے تو اللہ اس کو دین اور دنیا دونوں عطا فرماتا ہے۔

وادی حنین کا محل وقوع

مکہ سے تین میل کے فاصلہ پر ایک وادی ہے جس کا نام حنین۔[18] حافظ ابن حجر عسقلانی نے لکھا ہے کہ ذوالمجاز کے پہلو میں طائف کے قریب یہ وادی ہے۔ عرفات کی جہت میں یہ مکہ کے دس بارہ میل ہے، ابو عبید بکری نے کہا ہے کہ حنین بن قابثہ بن صدیل کے نام پر اس وادی کا نام حنین پڑ گیا۔[19]

اہل حنین کی مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تیاری

ہر چند کہ مسلمانوں کی فتوحات کا دائرہ وسیع ہو رہا تھا لیکن جب تک مکہ فتح نہیں ہوا تھا قبائل عرب مطمئن تھے، ان کا خیال تھا کہ اگر سیدنا محمد (ﷺ) نے مکہ فتح کر لیا تو وہ واقعی سچے نبی (ﷺ) ہیں، اور جب مکہ فتح ہو گیا تو بہت سے قبائل نے اسلام قبول کر لیا، لیکن ہوازن اور ثقیف دو قبیلے بہت جنگجو اور فنون حرب کے ماہر تھے، انہوں نے آپس میں یہ مشورہ کیا کہ اس وقت مسلمان مکہ میں جمع ہیں اس لیے سب مل کر ان پر حملہ کر دیں، ان کے لشکر میں ہوازن اور ثقیف کی تمام شاخیں شریک تھیں لیکن کعب اور کلاب ان سے الگ رہے۔ ان کے لشکر کے سپہ سالار مالک بن عوف تھے۔ (یہ بعد میں طائف میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گئے۔ انہوں نے دمشق کو فتح کیا اور جنگ قادسیہ میں شہید ہوئے۔[20]

نبی (ﷺ) کی اہل حنین سے جہاد کی تیاری

رسول اللہ (ﷺ) کو جب مکہ میں ہوازن اور ثقیف کی جنگی تیاریوں کی خبر پہنچی تو آپؐ نے حضرت عبد اللہ بن ابی حدرد رضی اللہ عنہ کو تحقیق کے لیے حنین بھیجا۔ انہوں نے حنین میں کئی دن جاسوسی کی پھر آکر نبی (ﷺ) کو حالات سے مطلع کیا۔ نبی (ﷺ) نے مقابلہ کی تیاری کی، مکہ میں صفوان بن امیہ امیر شخص تھا اور اس کے پاس کافی اسلحہ تھا۔ وہ اس وقت تک اسلام نہیں لایا تھا، آپؐ نے اس سے اسلحہ مستعار لیا۔[21]

---

[18] واقدی، مغازی، ج2، ص885، ابن سعد، الطبقات الکبریٰ، ج2، ص149

[19] ابن حجر عسقلانی، فتح الباری، ج8، ص27

[20] ابن حجر عسقلانی، ابو الفضل احمد بن علی، الاصابہ فی تمیز الصحابہ، دار الکتب العلمیہ، بیروت، 1415ھ/1994ء، ج5، ص550

[21] ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج3، ص527

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

امام ابو داؤد نے اپنی سند کے ساتھ روایت کیا ہے کہ نبی (ﷺ) نے اس سے فرمایا:

"اے صفوان! کیا تیرے پاس کچھ ہتھیار ہیں؟ انہوں نے کہا: عاریۃً چاہتے ہیں یا زبردستی؟ آپؐ نے فرمایا: زبردستی نہیں عاریۃً چنانچہ اس نے آپ کو بطور عاریۃً تیس سے چالیس کے درمیان زرہیں دیں اور رسول اللہ ﷺ نے حنین کی لڑائی لڑی، پھر جب مشرکین ہار گئے اور صفوان رضی اللہ عنہ کی زرہیں اکٹھا کی گئیں تو ان میں سے کچھ زرہیں کھو گئی تھیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: صفوان! تمہاری زرہوں میں سے ہم نے کچھ زرہیں کھو دی ہیں، تو کیا ہم تمہیں ان کا تاوان دے دیں؟ انہوں نے کہا: نہیں، اللہ کے رسول! آج میرے دل میں جو بات ہے (جو میں دیکھ رہا اور سوچ رہا ہوں) وہ بات اس وقت نہ تھی"۔[22]

اسماعیل بن ابراہیم اپنے والد سے اور وہ اپنے دادا سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی (ﷺ) غزوۂ حنین کے لے گئے تو ان سے تیس یا چالیس ہزار درہم قرض لیے، پر جب آپؐ واپس آئے تو آپؐ نے وہ سب قرض ادا کر دیا، پھر ان سے نبی (ﷺ) نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ تیرے اہل و عیال اور مال و دولت میں برکت دے، قرض کا بدلہ اس کو پورا کا پورا چکانا، اور قرض دینے والے کا شکریہ ادا کرنا ہے"۔[23]

نبی (ﷺ) کا غزوۂ حنین کے لیے روانہ ہونا

ابن اسحٰق نے کہا ہے کہ ان تیاریوں کے بعد نبیؐ ہوازن کے مقابلہ کے لیے روانہ ہوئے۔ آپؐ کے ساتھ دس ہزار وہ صحابہؓ تھے جو مدینہ سے آپؐ کے ساتھ مکہ کے لیے آئے تھے اور دو ہزار وہ نو مسلم صحابہؓ تھے جو مکہ میں مسلمان ہو گئے تھے۔ ان کو طلقاء کہا جاتا ہے۔[24] نیز محمد بن اسحاق نے بیان کیا ہے کہ بیس رمضان 8 ہجری کو مکہ فتح ہوا تھا اور پانچ شوال آٹھ ہجری کو آپؐ ہوازن کی طرف روانہ ہوئے۔ اس طرح ان کا گمان یہ ہے کہ فتح مکہ کے پندرہ دن بعد آپؐ ہوازن کی طرف روانہ ہوئے۔ حضرت ابن مسعودؓ سے یہی روایت ہے اور عروہ بن الزبیر کا بھی یہی قول ہے۔ امام احمد کا اور امام ابن جریر کا بھی یہی مختار ہے اور امام واقدی نے یہ کہا ہے کہ آپؐ چھ شوال کو روانہ ہوئے اور دس شوال کو حنین پہنچ گئے۔ 12 ہزار کا کثیر تعداد لشکر دیکھ کر حضرت ابو بکرؓ نے یہ کہا کہ آج ہم لشکر کی قلت کی وجہ سے شکست یاب نہیں ہوں گے، تو مسلمانوں کو شکست ہوئی، پہلے بنو سلیم کو شکست ہوئی، پھر اہل مکہ کو، پھر تمام مسلمانوں کو۔[25]

---

[22] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ، حَدَّثَنَا جَرِيرٌ، عَنْ عَبْدِ الْعَزِيزِ بْنِ رُفَيْعٍ، عَنْ أُنَاسٍ، مِنْ آلِ عَبدِ اللَّهِ بْنِ صَفْوَانَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: «يَا صَفْوَانُ، هَلْ عِنْدَكَ مِنْ سِلَاحٍ؟»، قَالَ: عَوَرً أَمْ غَصْبًا، قَالَ: «لَا، بَلْ عَوَرً» فَأَعَارَهُ مَا بَيْنَ الثَّلَاثِينَ إِلَى الْأَرْبَعِينَ دِرْعًا، وَغَزَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حُنَيْنًا، فَلَمَّا هُزِمَ الْمُشْرِكُونَ جُمِعَتْ دُرُوعُ صَفْوَانَ فَفَقَدَ مِنْهَا أَدْرَاعًا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِصَفْوَانَ: «إِنَّا قَدْ فَقَدْنَا مِنْ أَدْرَاعِكَ أَدْرَاعًا، فَهَلْ نَغْرَمُ لَكَ؟» قَالَ: لَا، يَا رَسُولَ اللَّهِ، لِأَنَّ فِي قَلْبِي الْيَوْمَ مَا لَمْ يَكُنْ يَوْمَئِذٍ، قَالَ أَبُو دَاوُدَ: «وَكَانَ أَعَارَهُ قَبْلَ أَنْ يُسْلِمَ، ثُمَّ أَسْلَمَ» **ابو داؤد، سنن ابی داؤد، ج3، ص296، رقم الحدیث:**3563

[23] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ قَالَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ أَبِي رَبِيعَةَ الْمَخْزُومِيُّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ جَدِّهِ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اسْتَسْلَفَ مِنْهُ، حِينَ غَزَا حُنَيْنًا ثَلَاثِينَ أَوْ أَرْبَعِينَ أَلْفًا، فَلَمَّا قَدِمَ قَضَاهَا إِيَّاهُ، ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «بَارَكَ اللَّهُ لَكَ فِي أَهْلِكَ وَمَالِكَ، إِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْوَفَاءُ وَالْحَمْدُ» **ابن ماجہ، سنن ابن ماجہ، ج2، ص809، رقم الحدیث:**2424

[24] **ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج3، ص**527

[25] **ایضاً، ص**524

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

بعض نو مسلم صحابہ کا حنین کے راستے میں ذات انواط کی تمنا کرنا

امام ابن اسحاق نے اپنی سند کے ساتھ ذکر کیا ہے کہ حارث بن مالک بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ حنین کی طرف گئے۔ ہم اس وقت زمانہ جاہلیت سے نئے نئے نکلے ہوئے تھے۔ کفار قریش اور دیگر عرب کے لیے ایک سرسبز درخت تھا جس کو ذات انواط کہتے تھے۔ وہ ہر سال اس درخت پر آتے اور اس پر اپنا اسلحہ لٹکاتے اور وہاں جانور ذبح کرتے اور وہاں ایک دن اعتکاف کرتے۔ جب ہم رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ حنین کی طرف جارہے تھے تو ہم نے بیری کا ایک بہت بڑا سرسبز درخت دیکھا ہم نے کہا یارسول اللہ (ﷺ)! اس درخت کو ہمارے لیے ذات انواط کر دیجئے جیسے ان کا ایک درخت ذات انواط ہے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

”موسیٰ کو جیسے اس کی قوم نے کہا تم لوگوں نے ایسی ہی بات کہی:﴿اجْعَلْ لَنَا إِلَهًا كَمَا لَهُمْ آلِهَةٌ قَالَ إِنَّكُمْ قَوْمٌ تَجْهَلُونَ﴾[26]”اے موسیٰ بنادے ہماری عبادت کے لئے بھی ایک بن جیسے ان کے بت ہیں، کہا تم لوگ تو جہل کرتے ہو“۔

یہ ان لوگوں کی عادتیں تھیں اور تم میں بھی ان کی عادتیں سرایت کریں گی“۔[27]

حنین میں ابتدائی شکست، شکست کے اسباب اور آپؐ کو چھوڑ کر بھاگنے والوں کی تعداد

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے کہا: اے ابو عمارہ! کیا تم جنگ حنین کے دن بھاگ پڑے تھے، انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم! رسول اللہ (ﷺ) نے پیٹھ نہیں پھیری تھی، بلکہ امر واقعہ یہ تھا کہ آپؐ کے اصحاب میں سے چند جلد باز اور نہتے نوجوان آگے نکلے اور ان کا مقابلہ ہوازن اور بنو نضر کے تیر اندازوں سے ہوا جن کا کوئی تیر خطا نہیں جاتا تھا۔ انہوں نے اس طرح تاک تاک کر تیر برسائے کہ ان کا کوئی تیر خطا نہیں گیا، پھر یہ جوان رسول اللہ (ﷺ) کی طرف ہٹ آئے، رسول اللہ (ﷺ) ایک سفید خچر پر سوار تھے، اور ابو سفیان بن حارث بن عبد المطلب اس کے آگے تھے۔ نبی (ﷺ) خچر سے اترے اور اللہ سے مدد طلب کی، اس وقت آپؐ یہ فرمارہے تھے:

”میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں“۔[28]

ابو اسحاق بیان کرتے ہیں کہ قبیلہ قیس کے ایک شخص نے حضرت براء رضی اللہ عنہ سے سوال کیا، کیا تم غزوۂ حنین کے دن رسول اللہ (ﷺ) کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے۔ حضرت براءؓ نے کہا لیکن رسول اللہ (ﷺ) دشمنوں کے سامنے سے نہیں ہٹے۔ ہوازن کے جوان اس دن تیر اندازی کر رہے تھے، ہم نے جب ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ گئے، اور جب ہم مال غنیمت لوٹنے لگے تو انہوں نے ہمیں تیروں پر رکھ لیا اور میں نے دیکھا کہ رسول اللہ (ﷺ) اپنے سفید خچر پر سوار تھے اور حضرت ابو سفیان بن حارث اس کی لگام پکڑے ہوئے تھے اور آپؐ فرمارہے تھے:

”میں نبی ہوں یہ جھوٹ نہیں ہے، میں عبد المطلب کا بیٹا ہوں“۔[29]

---

[26] سورۃ الاعراف 138:7

[27] ازرقی، ابو الولید محمد بن عبد اللہ بن احمد، اخبار مکہ، دار الاندلس للنشر، بیروت، بلاسن، ج 1، ص 129

[28] حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ خَالِدٍ الحَرَّانِيُّ، حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ، حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ، قَالَ: سَمِعْتُ البَرَاءَ، وَسَأَلَهُ رَجُلٌ أَكُنْتُمْ فَرَرْتُمْ يَا أَبَا عُمَارَةَ يَوْمَ حُنَيْنٍ؟ قَالَ: لاَ وَاللَّهِ، مَا وَلَّى رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَكِنَّهُ خَرَجَ شُبَّانُ أَصْحَابِهِ، وَأَخِفَّاؤُهُمْ حُسَّرًا لَيْسَ بِسِلاَحٍ، فَأَتَوْا قَوْمًا رُمَاةً، جَمْعَ هَوَازِنَ، وَبَنِي نَصْرٍ، مَا يَكَادُ يَسْقُطُ لَهُمْ سَهْمٌ، فَرَشَقُوهُمْ رَشْقًا مَا يَكَادُونَ يُخْطِئُونَ، فَأَقْبَلُوا هُنَالِكَ إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ عَلَى بَغْلَتِهِ البَيْضَاءِ، وَابْنُ عَمِّهِ أَبُو سُفْيَانَ بْنُ الحَارِثِ بْنِ عَبْدِ المُطَّلِبِ يَقُودُ بِهِ، فَنَزَلَ وَاسْتَنْصَرَ، ثُمَّ قَالَ: «أَنَا النَّبِيُّ لاَ كَذِبْ، أَنَا ابْنُ عَبْدِ المُطَّلِبْ» بخاری، الجامع الصحیح، ج4، ص43، رقم الحدیث:2930، مسلم، صحیح مسلم، ج3، ص1401، رقم الحدیث:1776، ترمذی، جامع الترمذی، ج4، ص199، رقم الحدیث:1688

[29] ایضاً

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

امام عبدالملک بن ہشام متوفی 213ھ لکھتے ہیں:

"جب ہوازن کی تیر اندازی سے بھگدڑ مچی تو رسول اللہ (ﷺ) دائیں جانب ہو گئے، پھر آپؐ نے فرمایا: لوگ کہاں ہیں؟ میرے پاس آئیں، میں اللہ کا رسول ہوں اور میں محمد بن عبد اللہ ہوں، کچھ نہیں ہوا اونٹ ایک دوسرے پر حملہ کر رہے تھے، اور مسلمان بھاگ گئے اور نبی (ﷺ) کے پاس مہاجرین اور انصار اور آپؐ کے اہل بیت میں سے چند لوگ تھے۔ مہاجرین میں سے جو آپؐ کے ساتھ ثابت قدم رہے اور حضرت ابو بکرؓ اور عمرؓ تھے اور اہل بیت میں سے حضرت علی بن ابی طالبؓ، حضرت عباسؓ بن عبد المطلبؓ، حضرت ابو سفیان بن الحارثؓ اور ان کے بیٹے، اور حضرت فضل بن عباس اور ربیعہ بن الحارث اور حضرت اسامہ بن زید اور ایمن بن عبید تھے اور ایمن اس دن شہید ہو گئے تھے"۔[30]

امام محمد بن عمر بن واقد متوفی 207ھ لکھتے ہیں:

"روایت ہے کہ جب مسلمان شکست کھا گئے تو رسول اللہ (ﷺ) نے حارثہ بن النعمان سے فرمایا: اے حارثہ ثابت قدم رہنے والے کتنے ہیں؟ تو انہوں نے دائیں بائیں دیکھ کر کہا ایک سو ہیں، حتیٰ کہ جس دن نبی (ﷺ) مسجد کے دروازے پر حضرت جبرئیل علیہ السلام سے کلام کر رہے تھے اس وقت وہاں سے حضرت حارثہ گزرے تو حضرت جبرئیلؑ نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: یہ حارثہ بن النعمان ہے، تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے فرمایا: یہ ان سو مسلمانوں میں سے ہیں جو یوم حنین میں ثابت قدم رہے اور روایت ہے کہ ان سو میں سے تینتیس مہاجرین تھے اور باقی انصار تھے"۔[31]

غزوۂ حنین میں ابتدائی شکست کے بعد فتح اور کامرانی

حضرت عباس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ غزوۂ حنین میں، میں رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ تھا، میں اور حضرت سفیان بن الحارث رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ ساتھ رہے، اور آپؐ سے بالکل الگ نہیں ہوئے۔ رسول اللہ (ﷺ) اس سفید رنگ کی خچر پر سوار تھے جو آپؐ کو فروہ بن نفاثہ جذامی نے ہدیہ کی تھی۔ جب مسلمانوں اور کفار کا مقابلہ ہوا تو مسلمان پیٹھ پھیر کر بھاگے۔ رسول اللہ (ﷺ) اپنے خچر کو کفار کی جانب دوڑا رہے تھے، حضرت عباسؓ نے کہا میں خچر کی لگام تھام کر اس کو تیز بھاگنے سے روک رہا تھا اور حضرت ابو سفیان رسول اللہ (ﷺ) کی رکاب پکڑے ہوئے تھے۔ رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: اے عباس اصحاب سمرہ کو آواز دو، حضرت عباسؓ بلند آواز شخص تھے۔ وہ کہتے ہیں میں نے بہ آواز بلند پارا اصحاب سمرہ کہاں ہیں (سمرہ وہ درخت ہے جس کے نیچے صحابہ نے بیعت رضوان کی تھی، اس کا معنی یہ ہے کہ ان مسلمانوں کو آواز دو جنہوں نے حدیبیہ کے دن بیعت رضوان کی تھی) حضرت عباسؓ نے کہا بخدا یہ آواز سنتے ہی وہ اس طرح پلٹے جیسے گائے اپنے بچوں کی طرف پلٹتی ہے۔ وہ یالبیک!، یالبیک کہتے ہوئے دوڑے آئے اور انہوں نے کافروں سے لڑنا شروع کر دیا۔ انہوں نے انصار کو بلایا وہ کہتے تھے اے انصار کی جماعت! اے انصار کی جماعت! پھر بنو حارث بن خزرج کو بلایا گیا، پھر رسول اللہ (ﷺ) نے گردن اٹھا کر ان کی طرف دیکھا۔ درآنحالیکہ آپؐ خچر پر سوار تھے، آپؐ ان کی جنگ کا منظر دیکھ رہے تھے۔

[30] ابن ہشام، السیرۃ النبویہ، ج4، ص212

[31] واقدی، مغازی، ج3، ص900، 901، ملخصاً

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا:

"اس وقت تنور گرم ہے، پھر رسول اللہ (ﷺ) نے چند کنکریاں اٹھائیں اور کفار کے چہروں کی طرف پھینکیں اور فرمایا: رب محمد کی قسم! یہ شکست کھا گئے۔ حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ میں دیکھ رہا تھا کہ لڑائی اسی تیزی کے ساتھ جاری تھی کہ آپؐ نے چند کنکریاں اٹھا کر کفار کے چہروں پر ماریں (اس باب کی آخری روایت میں ہے آپؐ نے فرمایا" ان کا منہ کالا ہو گیا"۔ بخدا میں نے دیکھا کہ ان کا زور ٹوٹ گیا اور وہ پیٹھ پھیر کر بھاگنے لگے"۔[32]

یوم حنین میں فرشتوں کا نزول

اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:"پھر اللہ نے اپنے رسول (ﷺ) پر طمانیت قلب نازل فرمائی اور ایمان والوں پر (بھی) اور اس نے ایسے لشکر اتارے جن کو تم نے نہیں دیکھا"۔ ہوازن کی تیر اندازی سے جو مسلمان اچانک گھبرا گئے تھے اور مسلمانوں کے بھاگنے کے جو نبی (ﷺ) کو تشویش لاحق ہوئی تھی، اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت سے کفار کو مغلوب کر دیا اور اس سے نبی (ﷺ) کی تشویش دور ہو گئی اور مسلمانوں کے دل مطمئن ہو گئے۔

امام رازیؒ نے لکھا ہے کہ:

"غزوۂ حنین میں فرشتوں کا نزول صرف اس لیے ہوا تھا کہ وہ مسلمانوں کے دلوں کو مطمئن کریں"۔[33]

علامہ بیضاویؒ نے لکھا ہے کہ:

"فرشتوں کی تعداد میں اختلاف ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ فرشتے پانچ ہزار تھے، ایک قول ہے آٹھ ہزار تھے اور ایک قول ہے سترہ ہزار فرشتے تھے"۔[34]

علامہ قرطبیؒ نے لکھا ہے کہ:

"فرشتوں کا نزول حنین میں اس لیے ہوا تھا کہ وہ مسلمانوں کے دل مضبوط کریں اور کافروں کے دل کمزور کریں"۔[35]

اہل حنین کو عذاب دینے کا معنی

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اور کافروں کو عذاب دیا یعنی مسلمانوں کی تلواروں سے ہوازن اور ثقیف کو قتل کیا گیا اور ان کو قید کیا گیا۔ علامہ قرطبیؒ نے لکھا ہے کہ:

"جنگ حنین میں حضرت علیؓ نے اپنے ہاتھ سے چالیس کافروں کو قتل کیا، اور رسول اللہ (ﷺ) نے چار ہزار کو گرفتار کیا۔ ایک قول چھ ہزار کا ہے اور ایک قول بارہ ہزار اونٹ سواروں کا ہے"۔[36]

---

32 مسلم، صحیح مسلم، ج3، ص1400، رقم الحدیث:1775

33 رازی، مفاتیح الغیب (تفسیر کبیر)، ج6، ص20

34 بیضاوی، تفسیر بیضاوی علی ہامش الخفاجی، ج4، ص315

35 قرطبی، الجامع الاحکام القرآن، ج8، ص37

36 قرطبی، الجامع الاحکام القرآن ج12، ص35

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

امام ابن اسحٰقؒ نے کہا کہ:

"غزوۂ حنین میں ثقیف کے ستر کافر قتل کیے گئے"۔[37]

اور رسول اللہ (ﷺ) نے حکم دیا کہ مال غنیمت جمع کیا جائے لہٰذا اونٹ، بکریوں اور غلاموں کو جمع کیا گیا اور آپؐ نے حکم دیا کہ تمام مال غنیمت کو جعرانہ میں محفوظ کیا جائے اور مال غنیمت کی نگرانی پر آپؐ نے حضرت مسعود بن عمر غفاریؓ کو مامور فرمایا۔[38]

اہل حنین میں سے ہوازن اور ثقیف کا اسلام قبول کرنا

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا: پھر اس کے بعد اللہ جس کی چاہے گا توبہ قبول فرمائے گا۔ یعنی حنین کے رہنے والے ہوازن اور ثقیف جو شکست کھا چکے تھے ان میں سے جس کی اللہ چاہے گا توبہ قبول فرمائے گا اور ان کو اسلام کی ہدایت دے گا۔ چنانچہ حنین کے رئیس مالک بن عوف نصری اور ان کی قوم نے اسلام قبول کر لیا۔

علامہ بدرالدین عینی حنفیؒ لکھتے ہیں:

"امام ابن اسحاق نے مغازی میں ذکر کیا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم رسول اللہ (ﷺ) کے ساتھ حنین میں تھے۔ جب آپؐ نے ہوازن کا مال و متاع بطور غنیمت لے لیا اور ان کے لڑنے والوں کو غلام اور باندیاں بنا لیا، اور یہ مال غنیمت اور قیدی جعرانہ بھیج دیئے۔ ہوازن مسلمان ہو گئے اور ان کا وفد جعرانہ میں آیا، اور ہوازن کا مال غنیمت نبی (ﷺ) کے مکہ میں داخل ہونے سے پہلے تقسیم ہو چکا تھا اور اس سے پہلے کہ آپؐ جعرانہ سے عمرہ کے لیے روانہ ہوئے، امام ابن اسحٰق نے کہا کہ جب نبی (ﷺ) طائف سے لوٹے اور جعرانہ پہنچے اس وقت آپؐ کے پاس ہوازن کے بہت سے قیدی تھے۔ آپؐ سے ایک شخص نے ثقیف کے لیے دعاء ضرر کا کہا تھا۔ آپؐ نے دعا کی اے اللہ! ثقیف کو ہدایت دے اور ان کو یہاں لے آ، پھر آپؐ کے پاس ہوازن کا وفد جعرانہ میں آیا۔ اس وقت آپؐ کے پاس ان کے چھ ہزار قیدی تھے اور ان کے اموال میں سے چوبیس ہزار اونٹ اور چالیس ہزار بکریاں اور چار ہزار اوقیہ چاندی تھی"۔[39]

حضرت مسور بن مخرمہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

"وفدِ ہوازن جب مسلمان ہو کر آپؐ کے پاس آیا تو آپؐ کھڑے ہو گئے، انہوں نے اپنے اموال اور قیدیوں کا مطالبہ کیا۔ آپؐ نے فرمایا: میرے نزدیک سب سے پسندیدہ بات وہ ہے جو سب سے سچی ہو، تم دو چیزوں میں سے ایک کو اختیار کر لو۔ قیدی یا مال۔ رہا مال تو میں تمہارا انتظار کرتا رہا، اور جب نبی (ﷺ) طائف سے لوٹے تو دس پندرہ دن ان کا انتظار کرتے رہے تھے۔ جب ہوازن کو یہ یقین ہو گیا کہ نبی (ﷺ) دو چیزوں میں سے صرف ایک چیز واپس کریں گے تو انہوں نے کہا ہم اپنے قیدیوں کو اختیار کرتے ہیں۔ تب رسول اللہ (ﷺ) کھڑے ہوئے اور اللہ کی وہ حمد و ثناء کی جس کے وہ لائق ہے پھر آپؐ نے فرمایا: کہ تمہارے ہی بھائی ہمارے پاس توبہ کر کے آئے ہیں اور میں نے یہ مناسب جانا ہے کہ ان

[37] ابن کثیر، البدایہ والنہایہ، ج3، ص540

[38] ایضاً، ص543

[39] عینی، عمدۃ القاری، ج12، ص126

کے قیدی ان کو واپس کر دوں، تم میں سے جس کو یہ فیصلہ پسند ہو وہ ان کے قیدی واپس کر دے اور تم میں سے جو شخص اپنا حصہ اپنے پاس رکھنا چاہتا ہو تو اس کے بعد اللہ ہمیں جو مال غنیمت عطا فرمائے گا ہم اس میں سے اس کو دے دیں گے تو وہ ایسا کر لے۔ مسلمانوں نے بخوشی واپس کیے۔ تب رسول اللہ (ﷺ) نے فرمایا: تم از خود نہیں جانتے تم میں سے کسی نے (خوشی سے) اجازت دی ہے اور کس نے اجازت نہیں دی، تم واپس جاؤ اور ہمارے پاس ان لوگوں کو بھیجو جو تمہارے معاملات کی دیکھ بھال کرتے ہیں، لوگ واپس گئے اور انہوں نے اپنے مختاران کار اور اپنے وکیلوں سے مشورہ کیا پھر واپس آکر رسول اللہ (ﷺ) کو یہ خبر دی کہ انہوں نے خوشی سے قیدی واپس کرنے کی اجازت دے دی ہے"۔[40]

مبحثِ سوم: تفسیر انوار البیان اور تفسیر تبیان میں غزوۂ حُنین متعلق واقعات اور مسائل سیرت کا تقابلی جائزہ

* مفسرِ انوار البیان نے غزوۂ حنین کا ذکر کرتے ہوئے سب سے پہلے حُنین وادی کا محل وقوع بتایا ہے۔
* اس کے بعد مسلمانوں کو اپنی کثرت پر گھمنڈ کی بدولت اولاً شکست اور پریشانی اُٹھانے کا ذکر کر کے اللہ کی امداد اور نصرت کا تذکرہ کیا۔
* مفسرؒ نے غزوۂ حُنین کا واقعہ مفصل البدایۃ والنہایہ لابن کثیر کی روشنی میں بیان کیا ہے۔
* غزوۂ حُنین کے دوران نبی کریم (ﷺ) سفید خچر پر سوار تھے اور یہ فرما رہے تھے کہ: "میں نبی ہوں اس میں کوئی جھوٹ نہیں میں عبد المطلب کی اولاد ہوں"۔
* مفسرؒ نے غزوۂ حُنین کی فتح کے بعد ان لوگوں کے ایمان لانے کا بھی ذکر کیا ہے جنہوں نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول نہیں کیا تھا اور یوں ہی ساتھ چلے آئے تھے۔
* مفسرؒ نے جعرانہ کے مقام پر غزوۂ حُنین سے ملنے والی مالِ غنیمت کو جمع کرنے کا تذکرہ بھی کیا ہے اور ساتھ میں یہ بھی واضح کیا ہے کہ نبی کریم (ﷺ) نے حضرت مسعود بن عمرو انصاریؓ کو حُنین کے اموالِ غنیمت کا ذمہ دار بنایا۔
* اس کے بعد مفسرؒ نے یہ نقل کیا ہے کہ حُنین کے میدان سے بھاگنے والے دُشمنوں نے مقام اوطاس پر پڑاؤ ڈالا جس کے مقابلے کے لیے آپؐ نے حضرت ابو عامرؓ کو بھیجا جس فتح کے بعد شہید ہوئے پھر ان کے چچازاد بھائی حضرت ابو موسیٰؓ نے علم سنبھالا اور فتح یابی نصیب ہوئی۔
* مقام اوطاس پر بھی مسلمانوں کو کافی عورتیں مالِ غنیمت کے طور پر ملی۔
* غزوۂ حُنین اور اوطاس کا تذکرہ کرنے کے بعد مفسرِ انوار البیان نے طائف کے محاصرہ کا تذکرہ بھی کیا ہے کہ بنو ہوازن کا سردار مالک بن عوف، اس کے ساتھی اور دوسرے لوگ قلعہ بند ہو گئے۔ نبی کریم (ﷺ) نے چوبیس دن جبکہ دوسری روایت کے مطابق سترہ دن محاصرہ کیا۔ یہ پہلی جنگ تھی جس میں منجنیق بنا کر استعمال کی گئی۔ نبی کریم (ﷺ) نے ان کی ہدایت کے لیے دُعا فرمائی جو اللہ نے قبول کی یہ لوگ اگلے سال رمضان المبارک کے مہینے میں مدینہ منورہ آئے اور اسلام قبول کیا۔
* جب نبی کریم (ﷺ) طائف سے فارغ ہوئے تو مقامِ جعرانہ پر پہنچے جہاں پہلے سے اموالِ غنیمت کو بھجوا دیا گیا تھا۔ ان اموال میں بنی ہوازن کے چھ ہزار قیدی بھی تھے اور بڑی تعداد میں اونٹ اور بکریاں بھی تھیں۔ آپؐ نے مالِ غنیمت کو تقسیم فرمایا۔ پھر غانمین کی اجازت لے کر ان قیدیوں کو آزاد کرا دیا گیا۔

[40] بخاری، الجامع الصحیح، ج3، ص99، رقم الحدیث:2307

حرفِ سُخن HARF-O-SUKHAN
ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

* مفسرِ انوار البیان نے طائف کے سردار کے اسلام قبول کرنے کا واقعہ نقل کیا ہے کہ طائف کا سردار مالک بن عوف نبی کریم (ﷺ) کے پاس آیا اور اسلام قبول کیا۔ نبی کریم (ﷺ) نے اس کے اہل و عیال کو واپس کر دیا اور سو اونٹ بھی عطا فرمائے۔
* بعد ازاں مفسرؒ نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ نبی کریم (ﷺ) نے اموالِ غنائم کی تقسیم کے بعد مقامِ جُعرانہ سے ہی عمرہ کا احرام باندھا اور عمرہ ادا کر کے بخیریت مدینہ تشریف لائے۔
* مفسرؒ نے غزوۂ حُنین میں فرشتوں کے نزول سے علامہ بغویؒ کا قول نقل کیا ہے کہ حُنین کے موقع پر فرشتوں کا نزول اس لیے تھا تاکہ کفار کو بزدل بنائیں اور مسلمانوں کو بہادر۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ: "اللہ نے لشکر اُتارے جنہیں تم نے نہیں دیکھا"۔
* مفسرؒ نے یہ قول بھی نقل کیا ہے کہ فرشتوں نے غزوۂ بدر کے علاوہ کسی موقع پر قتال میں حصہ نہیں لیا۔
* مفسرؒ علامہ آلوسیؒ کا قول نقل کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جمہور نے جنوداً سے فرشتے ہی مراد لیے ہیں۔ غزوۂ بدر میں لڑائی کے لیے اُتارے گئے اور غزوۂ حُنین میں مؤمنین کے قلوب کو تقویت اور مشرکین کے دلوں میں رُعب ڈالنے کے لیے ان کو اُتارا گیا۔
* کفار کو دُنیاوی اور اُخروی سزا بیان کرنے کے بعد مفسرؒ نے یہ ذکر کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کو چاہے توبہ کی توفیق دے کر کفر سے اسلام کے دائرہ میں داخل فرما دیتے ہیں جیسا کہ مالک بن عوف کو کیا جو غزوۂ حُنین میں بڑی جمعیت کے ساتھ آیا پھر طائف میں قلعہ بند ہو گیا بعد ازاں نبی کریم (ﷺ) کے پاس آکر اسلام قبول کیا۔
* مفسرِ انوار البیان نے قبولِ اسلام کے بعد مالک بن عوف کے چند اشعار نقل کیے ہیں جس میں انہوں نے نبی کریم (ﷺ) کی صفات بیان کیے ہیں۔
* تبیان القران کے مفسرؒ نے غزوۂ حُنین کی تفصیل سے پہلے مذکورہ آیات کا سابقہ آیات سے ارتباط بیان کیا ہے۔
* پھر وادی حُنین کا محلِ وقوع ذکر کیا ہے۔
* اس کے بعد مفسرِ تبیان القرآن نے اہل حُنین سے مسلمانوں کے خلاف جنگ کی تیاری سے متعلق الاصابہ سے اقتباس نقل کر کے نبی کریم (ﷺ) کی اہل حُنین سے جہاد کی تیاری پر تفصیلاً بحث کی ہے۔
* مفسرؒ نے حُنین کے راستے میں بعض نو مسلم صحابہ کا ذات انواط کی تمنا کرنا اور نبی کریم (ﷺ) کا انہیں منع فرمانا نقل کیا ہے۔
* بعد ازاں مفسرؒ نے غزوۂ حُنین میں ابتدائی شکست، شکست کے اسباب اور آپؐ کو چھوڑ کر بھاگنے والوں کی تعداد سے متعلق صحیحین، سیرت ابن ہشام اور کتاب المغازی سے روایات نقل کیے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے مسلمانوں کی فتح و کامرانی کا تذکرہ کیا ہے۔
* فرشتوں کے نزول کی تعداد پر بحث کر کے مفسرِ تبیان القرآن نے علامہ قرطبی کا قول نقل کیا ہے کہ غزوۂ حُنین میں فرشتوں کا نزول مسلمانوں کے دلوں کو مضبوط کرنے اور کافروں کے دل کمزور کرنے کے لیے ہوا تھا۔
* اموالِ غنیمت کو اہل حُنین کو عذاب دینے کے عنوان سے بیان کیا ہے کیونکہ کثرت سے ان کے لوگوں کو گرفتار کیا گیا، ہزاروں اونٹ، بھیڑ بکریاں اموالِ غنیمت میں جمع کی گئیں، اور تقریباً ستر تک کفار قتل کیے گئے۔
* اہل حُنین میں سے بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے قبول اسلام کا تذکرہ کیا ہے۔
* مفسرِ تبیان القرآن نے ماقبل آیات سے ارتباط کا تذکرہ کیا ہے۔
* مفسرِ تبیان القرآن نے ذات انواط کی تمنا والی روایت نقل کی ہے جبکہ مفسرِ انوار البیان نے ایسی کوئی روایت نقل نہیں کی ہے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol.7 No.4 2023

* مفسرِ انوار البیان نے کفار کے عذاب سے دُنیاوی اور اُخروی عذاب بیان کیے ہیں جبکہ مفسرِ تبیان القرآن نے اس کی وضاحت کر کے غزوۂ حُنین میں ان کے قتل کیے جانے والے، قیدی بنائے جانے والے اور اموالِ غنیمت بنائے جانے والے جانوروں کو عذاب کہا ہے۔
* مفسرِ انوار البیان نے مالک بن عوف کے قبول اسلام اور نبی کریم (صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ) کی صفات میں کہے گئے ان کے چند اشعار بھ نقل کیے ہیں۔
* دونوں مفسرینؒ نے وادی حُنین کا محل وقوع ذکر کیا ہے۔
* دونوں مفسرینؒ نے غزوۂ حُنین کے واقعات بنیادی کتب تفاسیر، کتب احادیث اور کتب تاریخ کی روشنی میں پرکھے ہیں۔
* دونوں مفسرینؒ نے غزوۂ حُنین میں مسلمانوں کو ابتدائی شکست اور بعد ازاں ان کی فتح و کامیابی کا تذکرہ کیا ہے۔
* دونوں مفسرینؒ نے مقامِ جُعرانہ پر اموال غنائم کو جمع کرنے اور حضرت مسعود بن عمرو انصاریؓ کو اس پر مامور بنانے کا تذکرہ کیا ہے۔
* دونوں مفسرینؒ فرشتوں کے نزول سے متعلق ایک جیسی روایات کو نقل کیا ہے۔
* دونوں مفسرینؒ نے بنو ہوازن اور بنو ثقیف کے قبول اسلام کا تذکرہ کیا ہے۔
* دونوں مفسرینؒ نے قیدیوں کی آزادی سے متعلق تفسیری نکات نقل کیے ہیں۔
* دونوں مفسرینؒ نے علامہ بغویؒ، علامہ آلوسیؒ، علامہ قرطبیؒ، علامہ ابن کثیرؒ اور صحیحین کی روایات نقل کیے ہیں۔